منشورِ رسولان ہمہ محتاج بخاتم | ہا خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | تو ربیت بلا لوتریہ انجیل تہ بنجیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشورِ ظلمت زدا ور جہان | ز فضلِ خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ارزد | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بوصفش چنین | عیان سر خاتم ز مستور شد

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری بنگلور | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عجم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت | ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال
پائین اس نے جود و زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین | عاشق کی بجا ہے ناشکیبی
دونون دینے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی | کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ | آمادہ ہے فیض کے رد پر
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ عالم | امت سے ترے یہی ہے امید
لکہا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمد | کہتا ہے سب سے یہ پکارے
اللہ اللہ لے پیمبر | صد تحفے جاے فیض تجہ پر | دیکہو مرے مہتمم کی قسمت
آغاز نے تجہ سے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام | وہ مرد شریف پاکدین ہے
تو جب سے ہے جب سے تو ہنین تہا | رب کے کوئی رو برو نہین تہا | مین سعی سے اسکے ہون گرامی
ای تجہ پہ درود اور مغفر | تیرے اصحاب و آل سب پر | شکر مری معدلت بیانی
ہے تیرے ہی فیض سے آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز | تم حق شیوع مہتمم کو
پرچہ ہے اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال | زر پاکے بدل وہ مرد دانا
جوبن پر اس کے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی | ہر عشرہ مین سال بہر تگ اکبار

اس چودہ صدی مین تیرہوان سال | ظاہر ہے اسکی دلفریبی
راہب قسیس اہل صلبان | نازان ہے بہت تری مدد پر
رہیگی عزیز اسکو جاوید | ای ہمنوای نبی پیارے
حق نے اسے دی ہے کیا سعادت | اسلام کا دل سے جو معین ہے
وہ میرے سبب ہوا ہے نامی | لازم ہے تمکو قدر دانی
دل نیچ سے ہو مرے خریدار | ممنا مرا صفت یون ہے ممکن
فورًا زر نقد پانچ ہیسجو | گرتا رہیگا مجھے روانا
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

منا ظرہ اوق

ایک ٹہارہ سالہ مسلمان لڑکا اور پادری یم۔ جی گرلڈ اسمتھ صاحب اور ان کے بھائی مین مذہبی گفتگو

جناب ایڈیٹر صاحب جنار منشور محمدی مدظلہ
تسلیم مع التکریم والتعظیم۔ ای حضرت! جیسے آپکے اخبار فیض آثار سے عوام کالانعام کو فیض حاصل ہوتا اور دین پواپسی کی قلعی کھلتی اور پادریون کی ابلہ فریبی اور دھوکہ بازی ظاہر ہوتی ہے شاید دوسرے اخبار یا رسالہ سے بہت ہی کم ہوتی ہوگی۔ خداوند تعالی شانہ آپکی ہمت اور آپکے اخبار گوہربار منشور محمدی کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عنایت کرے۔ اور اس کے حامیون پر مدد واعانت آسمانی نازل فرماوے آمین۔

بندہ کو منشور محمدی پڑھنے سے آگے کبھی کبھی کالے اور گورے پادریون سے لکچر دان مین رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ای تکی! ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی کسکو معلوم۔ چپ چاپ سنتے سنتے سوا چارہ نہ تھا جب سے (۳ مہینہ سے) آپکا اخبار پڑھا کرتا ہون ان پادریون کا مکر و فریب ہر روز آئینہ قلب مین صاف ظاہر ہوتا ہے۔ آپ بفضل خدا اور بالفعل اس ابلہ فریبی کا بیباکانہ مقابلہ کرتے ہین۔ پادری تو کیا گورے بھی نیچر سے بحث سے وقت بغلین جھانکا کرتے ہین اتفاقا جب نیچر وارد کنور ضلع بلیا گیا ہوا تو پادری گرلڈ اسمتھ صاحب اور ان کے بھائی سے ملاقات ہوئی بعد مزاج پرسی مین نے پوچھا کہ آپ کرسٹ جوزف ہامڈ (یوسف حامد مسیحی) کو جانتے ہین؟ پادری صاحب نے کہا ہان وہ صاحب حیدرآبادی ہین آنہہ نو سال سے قبل وہنون نے دین عیسوی قبول کیا تہا جسکا سبب وے یہی بیان کرتے تہے کہ جب وے حج کے لئے مکہ گئے تو وہان سوائے بت پرستی کے کچہ نہین دیکہے جس وقت انہین دین عیسوی بہت مناسب نظر آیا تو کرسٹان ہوگئے۔ (بلاشک کیون نہ مناسب نظر آتا یہان دین اسلام مین تو فقط سوکہی روٹی ہے یا دال یا ساگ یا ترکاری کا شکر۔ نہ یہان فرنگیون کی صحبت نہ گلخون کا نظارہ نہ شراب وکباب خوک نہ بیف ومٹن نہ بگیو نکی سواری) تو پھر مین نے پوچھا کہ وہ کس بیماری سے مرے؟ پادری صاحب نے کہا کلیجہ کی بیماری سے (واہ کیا صدق وایمان داری ہے بیشک عیب پوشی اور ستاریت سے جو صفت خدا ہے تخلق پیدا کرنا اسی کو کہتے ہین) مین نے کہا جی پادری صاحب آپ کیون جہوٹ بولتے ہو وہ تو امراض خبیثہ مثل پرمانسوزاک آتشک وغیرہ مین مبتلا تہے اور ان ہی بیماریون کی شدت مین داعی اجل کو جواب لبیک دئے۔ پادری صاحب نے کہا ہان ہان مین نے بھی سنا ہے کہ وہ کرسٹان ہونے سے آگے ان سے کچہ ایسی ہی بیجا حرکات ہوگئے تہے جن کا اثر موت تک باقی

تہا - مین نے کہا پادری صاحب کہین یہ امراض خبایث بہی آتہہ نو سال کے بعد اپنا اثر بتلاتے ہین - آتنے عرصہ دراز مین کیا وہ اونکا علاج کئے نہ ہون گے؟ بیشک کئے ہون گے - پہر جب صحت نہ ہوی اور ہمیشہ اوس بیماری کو ترقی ہی رہی تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ بعد کرستان ہونے کے ایسے افعال خبیثہ وقبیحہ کے مرتکب ہوے اور تا دم مرگ اوسکو ترقی دیتے رہے (کیونکر ترقی نہ دیتے اسی کے لئے تو کرستان ہوے ہین سہ مومن سے بنا کرستین افسوس) اسلئے یہ امراض ایسے کہنہ ومتمکن ہوگئے تہے کہ بڑے بڑے ڈاکٹرون کے علاج کرنے کے باوجود اس مین انہین حیران رہنا پڑا اور کسی ڈاکٹر کا علاج ذری سی تخفیف وآرام کے لئے کارگر نہ ہوا (بہلا کس طرحسے علاج کارگر ہوتا یہان تو ہر روز دائرہ مثلث مین مسئلہ تثلیث برابر حل ہوا کرتا تہا سہ صبح اٹہہ جام سے گذرنی ہے شب دلارام سے گذرنی ہے - عاقبت کی خبر خدا جانے یہان تو آرام سے گذرتی ہے -) اور یہ بہی ثابت ہوا کہ وہ فقط الفاظ محفوظ نصانی اور حصول دنیا کی لالچ سے کرستان ہوے تہے - اگر آپ ہی کی بات مانی جاوے کہ وہ صاحب کرستان ہونے کے آگے ایسے افعال شنیعہ کے مرتکب ہوے تہے اور اوسوقت سے یہ بیماری شروع ہے تو اسکے جواب مین مین یہ کہونگا انجیل مین لکہا ہوا ہے کہ کوئی شخص کیسی ہی سخت بیماری والا ہو جب مسیح پر ایمان لایا اور استباغ پایا تو معاً اوسکو تمام بیماریون سے شفا حاصل ہوجاتی ہے - تو انصاف سے فرماے کہ وہ صاحب باوجود مسیح پر ایمان لانے کے کیون اسقدر بیماریون مین وقت موت تک مبتلا رہے اور شفا نو کیا بلکہ کئے یورپین ڈاکٹرون کے علاج سے بہی ذری سی تخفیف نہ ہوی شاید وہ صاحب مسیح پر اپنے صمیم قلب سے ایمان نہ لائے تہے - حضرت ایڈیٹر صاحب اس تقریر سے پادری صاحب کے حواس باختہ ہوگئے اور بغلین جہانکنے لگے جب اون سے جواب ادا نہ ہو سکا تو مین نے پوچہا کہ کیا مسیح اون کو بہی شفا عنایت کرین گے اور کیا یہ سچے عیسائی تہے؟ پادریصاحب نے کہا کہ اللہ کو اسکا علم ہے - مین نے کہا پہر مسیح پر ایمان لانے سے کیا فائدہ ایسا تو ہر دین وملت والا کہہ سکتا ہے پادری صاحب اسکے جواب سے عاجز ہوکے دوسری بات چیت شروع کرنے اور کہنے لگے کہ میرے اور مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری کے فیما بین ایک بحث قریب ہونے والی ہے اور شرائط بحث زیر تجویز ہین - مین نے پوچہا بحث کس مسئلہ مین ہے پادریصاحب نے کہا مولوی صاحب ممدوح فرماتے ہین "ہم مسلمان جس عیسی کو عیسے سمجہتے ہین وہ اور ہین اور عیسوی لوگ جسکو صلیب پر کفارہ ہوا کہتے ہین وہ اور ہے" مین نے کہا کہ مولوی صاحب ممدوح وام فضلہ کا قول بالکل صحیح لیبر رہا ہے کیونکہ قرآن مجید وفرقان حمید

سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ مانتے عیسیٰ ابن مریم اللہ کے
بندے اور اس کے رسول و پیغمبر تھے۔ آپ عیسوی لوگ
کہتے ہین وہ ابن اللہ ہین اور صلیب پر امت کے گناہون
کے عوض کھینچے گئے۔ اور کبھی آپ عیسوی لوگ عیسیٰ کو
خدا ہی بنا دیتے ہین نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد
کبھی تو عیسیٰ مسیح خود خدا بنجاتا ہے اور کبھی اسکا اکلوتا
بیٹا اسپر طرہ یہ کہ خود تمام عیسائیون کے گناہ کے عوض
کفارہ بھی ہوا۔ واہ واہ کیا خوب عقل ہے ایسے باتین
تو شاید بچے بھی جنکو ذری سی عقل ہے نہین کرتے ہین
بھلا خدا کی صفت یہی ہے کہ اپنے بندون کے ذنوب کے
وعوض اپنے بندون سے ہاتون صلیب پر لٹکایا جاوے
اور ایلی ایلی ما سبقتنی پکار پکار کے جان دے اور کفارہ
ہو دے آپکے اس عقیدہ سے خدا کی عظمت و بزرگی
جلال کو بٹہ لگنے کے علاوہ تمام بندون کو چٹی ملتی
کہ عیسیٰ پر ایمان لاؤ اور خوشی سے زنا کرو شراب
پیو سور کھاؤ اور دوسرے حرام کام و ذنوب بغیر
کسیکے روک ٹوک سے کرتے جاؤ شاید اسی عقیدہ اور
چٹی کے باعث جوزف ہامذ (یوسف حامد) سے وہ وہ
حرکات شنیعہ و افعال قبیحہ و خبیثہ ہوے جنکے باعث انہین
دنیا مین ایک آن صحت و تندرستی سے گذارنا دشوار
ہوگیا اور آخر اونہین سے سبھونکا دنیا سے گذرنا
ہوا قربان ایسے دین اور ایسے اعتقادات کے) بس
مرتے ہی مسیح جنت مین داخل کر دیوین گے (جنت تو
نہین ان سے خالی کا گھر ہے) کیا یہی خدا کا انصاف ہے
کہ گناہ کرے ایک اور سزا دیوے ایک کو؟ پادری
صاحب نے کہا بکرا حالانکہ بے گناہ ہے مگر اوسکو اپنے گناہ
کے عوض یعنے کفارہ مین قربان کرنا آدم داؤد ابراہام
وغیرہ کے تمام ملتون مین جائز ہے اسی طرح مسیح بے گناہ
تھا اسلئے تمام گناہگارون کے لئے جو اسپر ایمان لے
آتے ہین کفارہ ہوا اور اسکی ایسی مثل ہے کہ جسطرح
آپ مسلمان لوگ کہتے ہین کہ حسن اور حسین شہید ہوے
اور تمام مسلمانون کی گناہ اپنے سر پر لے گئے اسیطرح
اسکو بھی سمجھئے۔ مین نے کہا کہ یہ کس کتاب مین لکھا
ہے کہ اگر گناہ کے عوض بکرا قربانی کر دیوین تو تمام
گناہ ہو لگا کفارہ ہو جاتا ہے بھلا کیا ابراہیم علی نبینا
وعلیہ السلام اور دوسرے پیغمبر جو قربانی کرتے آئے
تھے اپنے گناہون کے عوض کئے تھے؟ پادری
صاحب نے کہا ہان۔ مین نے کہا اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ پیغمبر لوگ گناہگار ہی ہوتے ہین یہ تو بالکل
غلط ہے کیونکہ جتنے پیغمبر ہین تمام معصوم ہین پادری
صاحب نے کہا اکثر پیغمبرون کو بعد ایک حصہ عمر کے
گذر جانے کے پیغمبری ملی ہے چونکہ اس اگلی عمر یعنے
صغر سنی مین کچھ نہ کچھ قصور گناہ کے کام ہو ہی جاتے
ہین اسلئے وے لوگ قربانی دیتے تھے مین نے کہا
اسکی کیا سند ہے کہ بچے بھی گناہ کرتے ہین کیا یہ آپ
کو معلوم نہین کہ ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت اسلام پر
پھر یا تو مسلمان ہو جاتا ہے یا کافر۔ پادری صاحب
نے کہا الانسان مع النخطاء والنسیان (سبحان اللہ
کیا پر مغز جواب ہے مین کیا پوچھتا ہون اور پادری
صاحب کیا کہتے ہین اس جواب سے ناظرین پادری صاحب

کی لیاقت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین جسکو ذنب اور خطا اور نسیان کے معنے اور فرق معلوم نہین بھلا اوسکو کب کوئی فہیم پادری کہیگا اس سے انکی لاعلمی و جہالت کے علاوہ اونکی دہوکا دہی اور مکر بھی ثابت ہوتا ہے۔ پادری صاحب یہ سمجھے کہ جس طرح عوام کو ایسے ہی الٹ پلٹ باتون مین پھانسی دیتا ہون شاید یہ بھی پھنس جائیگا۔ پادری صاحب تو کیا حضرت پولوس بھی دوبارہ دنیا مین تشریف لاوین تو خدا کے فضل اور جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے برکت سے ؎

ہے نام جو پہر تابع فرمان کرون مین
مومن ہون تو اوسکو بھی مسلمان کرون مین

مین نے کہا اجی پادری صاحب کیا خطا اور نسیان سے بھی آدمی گناہگار ہوتا ہے؟ کہئے تو اسکے کیا معنے ہین؟ پادری صاحب اس کے جواب کو ہوا پر اوڑا دئے اور کہنے لگے کہ ہان ہان کہو۔ مین نے دوبارہ پوچھا تو وہی جواب ہان ہان کہو کا ملا۔ آخر مین نے اوسکو انکا عجز تصور کرکے پوچھا کہ وہ جو آپنے کہا کہ جناب حسن اور حسین علیہما السلام شہید اور تمام مسلمانون کے گناہون کے عوض کفارہ ہوے یہ کس کتاب عقیدہ اہل سنت مین لکھا ہے (ایڈیٹر صاحب! آپ پادری صاحب سے اس حسن اور حسین علیہما السلام کے شہید ہونے کے مسئلہ کو دیکھئے کہ مجھے کس طرح دہوکا دینا چاہتے ہین بھلا عوام کو ایسے مکر و فریب کی کیا خبر پھر کیون نہ غریب بیچارے بحث مین مغلوب ہوجاوین گے)۔

پادری صاحب نے کہا قصص الانبیا مین لکھا ہے مین نے کہا یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے سب کا سب مسلمانون کے مطابق عقاید ہے اور خاصکر اسبات کی کچھ سند بھی آپ نے اس کتاب مین دیکھی ہے پادری صاحب کی وہی حالت بھوا سے گرگٹ کی دو تر بار تک کی ہوگئی پادری صاحب نے کہا مجھے معلوم نہین آپ سنی ہین۔ مین نے اس مثل کو یہ سمجھ کر کہا کہ جسطرح بعض مسلمان (شیعہ) اسکے قایل ہین آپ بھی ہون گے۔ پھر پادری صاحب ادہر ادہر کی باتین جیسے مین آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور میری خوبی نصیب جو اس جنگل مین آپ جیسے دوست سے باتین کر رہا ہون وغیرہ شروع کین۔ چونکہ مین پہلے سے آپ کے اخبار سے آدولت ہشیار تہا معاً اس رمز کو پاگیا اور سمجھا کہ یہ رخصت سے علامات ہین اور اسکو اخلاقی جال (دہوکا) کہتے ہین بھلا مین ایسے ہزار جالون مین کب آتا اور اصل مقصود کو فوت ہونے دیتا تہا اور پھر گفتگو شروع کیا اور کہا کہ اجی پادری صاحب وہ سب جانے دیجئے مگر یہ تو فرماے کہ یسوع کون تہا؟ پادری صاحب نے کہا خدا کا اکلوتا بیٹا۔ مین نے کہا بیٹے سے کیا مراد ہے۔ پادری صاحب نے کہا پیارا۔

مین نے کہا کیا اوس کے اول جنتے پیغمبر گذرے ہین وہ پیارے خدا کے نہ تھے؟ اگر تھے تو خصوصیت یسوع کی کیسی؟ پادری صاحب نے کہا بہت پیارا۔ مین نے کہا کیا وہ تمام پیغمبر جو قبل یسوع کے ہوے ہین خدا کے کم پیارے تھے؟ پادری صاحب نے کہا نہین بلکہ یہ ایک بیبل کا محاورہ ہے (سبحان اللہ کیا جواب ہے ایڈیٹر صاحب! آپ اس دہوے کو بھی دیکھئے کہ کس انداز سے جواب دیا جاتا ہے) مین نے کہا خیر جب یہ محاورہ ہے تو آخر ذرا سکا کچھ معنے و مطلب بھی ہوگا اگر بے معنے و بے مطلب ہے تو آپ ہی کو مبارک۔ پھر پادری صاحب نے تھوڑے وقفہ تک ادہر ادہر کی باتین کین اور ایک پرچہ لودیانہ مشن پریس کا چھپا ہوا نکالکے مجھے دیا اور اسی مین سے ایک گیت ہر دو بھائیون نے گایا سبحان اللہ خوش الحانی کا کیا حال ہاز کرون حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام کے پرتے اور گیت گاتے وقت پرند چرند جمع ہوجاتے تھے یہان تو تمام دیہڑا اور چوبارہ تک اس عجیب و غریب راگ پر جمع ہوگئے تھے حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے از جبزہ مطرب مکردہ نرنجید۔ ایسے ہی خوش الحانون کے تعریف و توصیف مین مناسب معلوم ہوتا تھا غرضکہ اس گیت کا مطلب یہی تھا کہ عیسے گناہون کے بدلے کفارہ ہوا ہے جو اسکے طرف رجوع لاویگا وہ اسکو شفاعت کریگا مین نے پوچھا عیسے کس کے پاس شفاعت کرین گے۔ پادری صاحب نے کہا خدا کے پاس۔ مین نے کہا کس طرحکی شفاعت کرین گے اور شفاعت کتنے قسم کی ہے۔ اوس کے چھوٹے بھائی نے جو گولڈ اسمت صاحب نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ شفاعت کا معنے کیا ہے؟ مین نے کہا سفارش۔ پھر تو جواب ہر دو بھائیون سے کچھ ہو نہ سکا ایک ایک کا مونہ دیکھنے لگے اور بعد کے ایک وقت کے کہے ہم اتنا ہی جانتے ہین کہ مسیح خدا کے حکم سے سفارش کرین گے مین نے کہا الحمد للہ ایسی سفارش تو تمام پیغمبرون کو بلکہ اوس کے تمام بندونکو حاصل ہے یہان تخصیص فقط یسوع کی جس سے وہ خدا یا ابن خدا ہوسکے باقی نہین رہتی اب آپ ہی کے قول سے ثابت ہوگیا کہ خدا خدا ہے اور عیسی مسیح اوس کے بندے حضرت ایڈیٹر صاحب! یہان ہر دو پادریصاحبون کی وہ حالت تھی جو اس بیت سے ناشی ہے ؎

چھوتون کو ملا کے رہگئے ایک۔ ہونٹون کو ہلا کے رہگئے ایک۔ آپس مین گھن گھنانے لگے تھوڑے وقت مین کہنے ہوے چلدئے کہ اب ہم کو بہت دیر ہوتا ہے اور وقت ہم آپ سے ملین گے فقط۔ راقم خاکسار محمد عبد الوہاب عفی اللہ عنہ

از دلنگنن یکم جولائی ۱۸۸۶ء۔

منشور محمدی ہم اوس نوجوان طالب العلم سے فہم و ذراست ذہن و ذکاوت اور جوش و خروش مذہبی سے عاشق ہین جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرہ وجعلہ رفیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فی الجنۃ

اور امید رکھتے ہین کہ خداوند علم تھوڑے ہی مدت
مین اس عزیز کو یکہ تاز میدان مباحثہ پوادر کا
کرکے ان کے ہاتون اپنے دین متین اسلام کے
اعاظم امور کو پورا فرمائیگا ان اللہ علی کل شیٔ
قدیر وبالاجابۃ جدیر۔

سنے چند دن کے قبل اخبار جریدۂ روزگار مدراس
مین اشتہار مباحثہ جناب قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلا
حامی توحید خدا ثابت کنندہ نبوت ورسالت
وختمیت حضرت محمد مصطفے صلواۃ اللہ وسلامہ
علیہ وعلی آلہ من رب العلا مولانا مولوی سید
شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخوی اللہم
انصرہ علی عدوک وعدوہ و پادری یم جی
گولڈ اسمت صاحب مین دیکھا تہا اس بحث
مین تعویق رد دینے کا سبب مین اپنے دانست
مین پادری صاحب موصوف کا سفر نیلگری جانا
اور علالت مزاج دشمنان جناب والی سند
کرنول نواب محمد داؤد خان بہادر مد اللہ عمرہ
ودام اقبالہ کہ جن کے بیمار داری مین مولوی
صاحب ممدوح مصروف تہے خیال کرتا ہون۔
اب بفضلہ مزاج جناب نواب صاحب ممدوح صحت
پذیر ہو چکی اور شاید پادری صاحب بہی سفر
نیلگری سے مراجعت کرکے ہونگے ہمین امید
قوی جناب خیر المعاصرین سید شاہ مرتضی صاحب

قادری مالک دہتم اخبار جریدۂ روزگار
مدراس سے یہ ہے کہ آپ بہت جلد محفل مباحثہ

کو منعقد کرکے عالم وعالمیان کو تمیز بین الحق والباطل
سے مشرف فرمادین گے اور آپ عند اللہ ماجور
وعند الناس مشکور رہون گے۔
ہمین جہان تک علم ہے اسبات کو بجزم کہہ سکتے ہین
کہ مذہب شیعہ مین جناب امیر المومنین امام حسن
وامیر المومنین امام حسین علیہما السلام کا امت حضرت
محمد علیہ السلام کے گناہون کے لئے کفارہ ہونے
کا مسئلہ سراسر کذب وبہتان ہے اگر ہمارا یہ جزم
عند الشیعہ صحیح وواقعی ہے تو ہم ایڈیٹر تبیان العلماء
لکہنو ودیگر ایڈیٹران اخبارات شیعہ سے امید رکھتے
ہین کہ وے حضرات اپنے اپنے اخبار مین ہمارے دعوے
وجزم کی توثیق فرماکے ہمین مشکور فرمادین گے
اور پادری صاحب سے بصد تمنا یہ التجا ہے کہ وے اگر
اپنے دعوے مین صادق ہین تو ضرور ہمکو اپنے دعوی
کی تصدیق کسی معتبر کتاب مذہب شیعہ سے کربتلادین فقط

مذہب اسلام کا آغاز
اور
زمانۂ آیندہ

مقام میوریخ سے علمی سوسائٹیون سے ایک سوسائٹی مین
ڈاکٹر وان ڈنلنگر صاحب نے ایک لکچر دیا جسمین اونہون
نے اپنی یہ راے ظاہر کی کہ مذہب اسلام ایشیا اور افرقہ
مین عیسوی مذہب سے زیادہ ترقی کر رہا ہے اس
مذہب کا آغاز عربستان سے ہوا اور کئی روز تک
شمشیر کے ذریعہ سے اشاعت پایا مگر اس زمانہ مین
یہ مذہب صرف ترغیب سے ایسی ترقی کر رہا ہے کہ زمانہ

گذشتہ کی ترقی بمقابلۂ زمانہ حال کچھ بھی نہین افریقہ مین تو اسکی ایسی ترقی ہے کہ گویا اسلام موجین مار رہا ہے وسط افریقہ کے قبائل جو کل کو بت پرست تھے آج دیکھو تو قرآن پر ایمان لائے ہوے ہین مقام سریالیون مین مسلمانون کا مدرسۃ العلوم ہے جہان ایکہزار طالب علم پڑھتے ہین جن مین اہل اسلام کی اتنی کثرت ہوگئی ہے کہ وہ ایک بڑی بغاوت پر آمادہ ہوگئے تھے مقام ٹانکمن مین پچاس ہزار مسلمان ہین جزائر ہند مین جہان ملائی رہتے ہین ہزارہا اشخاص مسلمان ہوگئے ہین مذہب اسلام کی خفیہ اشاعت دینے والون کو حاکمان ملک کی مذہب کی کچھ پرواہ نہین اسلام سماترا سے جاوا تک پھیلا ہوا ہے اور سلطنت ہالنڈ کی کل رعایا جسکا تعداد آٹھ ملین یعنے اسی لاکھ کا ہوتا ہے مسلمان ہوگئی ہے بورنیو اور سلیبس کے آدھے باشندے دین اسلام قبول کرلئے ہین جہان جہان جزائر ہند مین انگریزی حکومت ہے اسلام کی تعجب انگیز ترقی ہورہی ہے اسملک مین ہی ہمیشہ لوگ مسلمان ہوتے جاتے ہین جو اخیر اعانت اس زمانہ مین نکلے ہین چاہے تھا کہ ان سے اسلام کا زور گھٹتا مگر بخلاف اسکے اسلام کی گرمی بڑھتی جاتی ہے ریلوے اور دخانی جہازون کے ذریعہ سے سفر نہایت آسان ہوگیا ہے جہان مسلمان جاکر اسلام مین اور مستحکم ہوجاتے ہین مطابع سے بھی اسلام کی اشاعت کو بڑی مدد ملی ہے ایک اخبار عربی ہے جسکی اشاعت ایک لاکھ سے زیادہ کی ہے اور اسکی کاپیان مذنت مراقو مصر شمالی افریقہ عربستان اور فارستان بنگالہ اور چینا مین موجود ہین اور زیادہ تعجب دلانے والی یہ بات ہے کہ جو اشخاص اور قومین مسلمان ہوتے ہین وہ کہانی اور رسالن (جیسے اس زمانہ کے عیسائی ہین) سے مسلمان نہین ہین اور جو بطمع ایذیئر مسلمان بنائے گئے ہین اور جہانتک معلوم ہوا ہے یہی معلوم ہوا ہے کہ ان سے کوئی مرتد ہی نہ ہوا۔ نیم وحشی قومین خیل در خیل مسلمان ہوجاتی ہین۔ (این ماسی یعنے کل) اور اس مذہب کو اپنی معاشرت اور گفتگو کا جز سمجھتے ہین اسمین ہرگز شبہ نہین کہ سوائے مذہب یہود کے اسلام مین ایسی عنصر ہین جو قومی قوت اور حمیت کے لئے پنکھے کا کام دیتے ہین فرانس اور انگریزی حکومت مصر کے خلاف مین عربی پاشا کا آمادہ بغاوت ہونا اور اب مہدی کی بغاوت سے اسکا ثبوت ہوتا ہے اور یہ بغاوتین اسباتکو ظاہر کرتے ہین کہ حرارت اسلامی کچھ اگلے زمانہ ہی مین نہین ہر چند شیر اسلام کا وہ اب اور تیزی باقی نہین رہی مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حمیت قومی اسلام مردہ ہے خالق مطلق اور قادر علی الاطلاق کی وہ حفاظت جسکی حراست مین مسلمان عرب فارستان شام مصر اور ہندوستان قابض ہوگئے تھے حسب فہم اہل اسلام وہ چند روز کے لئے روکی گئی ہے سرحد چین سے ساحل مراقو تک تیس کروڑ مسلمان بستے ہین انمین بہوتے ہی ہین جو مسلمانون کی حکومت مین بستے ہین باقی سب بیگانون کے زیر حکومت ہین اور یہ بیگانے حاکم خود بھی سبانکو تسلیم کرتے ہین کہ کافر کپتانون اور جنرلون کے زیر حکم مسلمان ایسی شجاعت بتلاتے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔